ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا مقدمہ

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ ڈاکٹر عافیہ کو ستمبر 2003ء میں ان کے بچوں سمیت پاکستان کے خفیہ ادارے آئی ایس آئی نے گرفتار کیا ہے۔ اس کے بعد وہ غائب رہیں۔ امریکی اور پاکستانی خفیہ اداروں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ان کو القاعدہ سے تعلق کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ تاہم بعد میں دونوں ایجنسیوں نے اس کی تردید کی۔

ڈاکٹر عافیہ 30 / مارچ 2003ء کو اپنے تین بچوں سمیت گلشن اقبال کراچی میں واقع اپنی والدہ کے گھر سے راولپنڈی جانے کے لئے نکلیں لیکن وہ ائیر پورٹ نہیں پہنچیں۔ پریس رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان کو ایئر پورٹ جاتے ہوئے پاکستانی خفیہ اداروں نے اُٹھایا جبکہ ابتدائی رپورٹس کے مطابق ان کو امریکی فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن (ایف بی آئی) کے حوالے کر دیا گیا۔ گرفتاری کے وقت ڈاکٹر عافیہ کی عمر 30 سال تھی اور وہ تین بچوں کی ماں تھیں جس میں سب سے بڑے کی عمر 4 سال جبکہ چھوٹا صرف ایک ماہ کا تھا۔ چند دن بعد امریکی نیوز چینل این بی سی نے بتایا کہ ڈاکٹر عافیہ کو اُسامہ بن لادن کے دہشت گرد نیٹ ورک کو رقم کی منتقلی کی سہولت فراہم کرنے کے شبہ میں پاکستان میں گرفتار کیا گیا ہے۔ عافیہ کی والدہ مسز عصمت نے این بی سی کی رپورٹ کو مضحکہ خیز قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر عافیہ ایک نیورولوجیکل سائنس دان ہے اور اپنے شوہر امجد کے ساتھ امریکا میں کئی برسوں تک رہی ہیں۔ یکم اپریل 2003ء کو پاکستان کے ایک اردو اخبار میں اس وقت کے وزیر داخلہ مخدوم فیصل صالح حیات کی پریس کانفرنس کی خبر چھپی۔ جب ان سے سوال پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عافیہ کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد 2 / اپریل کو ایک اور اردو اخبار کے ایک کالم میں اسی پریس کانفرنس کا تذکرہ کیا گیا تھا جس میں وزیر داخلہ نے کہا تھا کہ ڈاکٹر عافیہ کا القاعدہ سے تعلق ہے لیکن ان کو گرفتار نہیں کیا گیا کیونکہ وہ مفرور ہیں، انہوں نے کہا کہ ”تمہیں حیرت ہوگی اگر تمہیں ڈاکٹر عافیہ کی سرگرمیوں کا

علم ہو جائے گا۔"

ایک انگریزی میگزین نے ڈاکٹر عافیہ کے کیس کو اسپیشل کوریج دی اور رپورٹ دی کہ سفید کپڑوں میں ملبوس خفیہ ایجنسی کا اہلکار عافیہ کی والدہ کے گھر گیا اور ان کو دھمکیاں دیں کہ وہ اپنی بیٹی کی گمشدگی کو ایشو نہ بنائیں۔25 / جولائی 2008ء کے اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ عافیہ کے ساتھ تشدد کے ساتھ زیادتی بھی ہوئی۔

جاوید چوہدری صاحب اپنے کالم میں لکھتے ہیں کہ عافیہ صدیقی ایک پاکستانی امریکی خاتون تھی، وہ 2 / مارچ 1972ء کو کراچی میں پیدا ہوئیں، ان کے والد محمد صدیقی پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے۔

یہ خاندان 1970ء کی دھائی میں امریکا منتقل ہوگیا، عافیہ صدیقی پر مذہب کا غلبہ تھا، وہ اسکول اور یونیورسٹی میں اسکارف لیتی تھیں، عافیہ نے دنیا کے بہترین تعلیمی ادارے "ایم آئی ٹی" سے گریجویشن کی، ایم آئی ٹی میں وہ مسلمان طالب علموں کی ایک ایسوسی ایشن میں شامل ہوگئیں۔

گریجویشن کے بعد ان کے والدین نے ان کی شادی ڈاکٹر امجد خان کے ساتھ کردی اور وہ دونوں اطمینان سے زندگی گزارنے لگے، اللہ تعالیٰ نے اس دوران اسے دو بچوں سے نوازا۔

2001ء میں نائین الیون کا واقعہ پیش آیا جس کے بعد دنیا کی تمام سیکریٹ ایجنسیاں دہشت گردوں کے خفیہ نیٹ کے پیچھے لگ گئیں، 2002ء کے وسط میں امریکا کے اٹارنی جنرل جان ایش کرافٹ اور ایف بی آئی کے ڈائریکٹر رابرٹ میولر نے پریس کانفرنس کی اور اس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ ایف بی آئی القاعدہ کے سات کارکنوں کو تلاش کررہی ہے، ان کارکنوں میں ایک درمیانی عمر کی خاتون بھی ہے۔

ان سات لوگوں نے ورلڈ ٹریڈ سینٹر پر حملہ کے لئے دہشت گردوں کو رقم فراہم کی تھی، اس اعلان کے کچھ عرصہ بعد ایف بی آئی نے عافیہ صدیقی کی تصویر ریلیز کردی۔

ایف بی آئی کا کہنا تھا امریکی حکومت نے 1999ء میں القاعدہ کے تمام اکاؤنٹس منجمد کردیئے تھے جس کے بعد یہ لوگ بینکوں کے ذریعے رقم ٹرانسفر نہیں کراسکتے تھے چنانچہ ان لوگوں نے اس کا حل ہیرون کی شکل میں نکالا، یہ لوگ مغربی افریقہ کے ملک لائبیریا سے ہیرے خریدتے تھے۔

چنانچہ ان لوگوں نے اس رقم میں سے پانچ لاکھ ڈالر خرچ کئے اور اس کے نتیجے میں امریکا میں نائین الیون

کا واقعہ وقوع پذیر ہوا۔

بعض امریکی صحافیوں کا کہنا تھا کہ عافیہ صدیقی کی نشاندہی شیخ خالد محمد نے کی تھی، شیخ خالد القاعدہ کا مرکزی رہنما تھا اور نائین الیون کا سارا آپریشن اس نے ڈیزائن کیا تھا، وہ یکم مارچ 2003ء کو کراچی سے گرفتار ہوا تھا اور اس نے دوران تفتیش عافیہ صدیقی کا نام لیا تھا، اس وقت عافیہ کراچی میں مقیم تھیں، اور شدید گھریلو مسائل کا شکار تھیں، ان کے خاوند نے انہیں طلاق دے دی، جس کے صدمے کی وجہ سے ان کے والد دنیا سے رخصت ہو گئے، عافیہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹوں کی نعمت سے نوازا لیکن اس کے باوجود وہ شدید ڈپریشن اور پریشانی کا شکار تھیں، اسی پریشانی میں انہوں نے اپریل 2003ء میں اپنے تینوں بچے لئے اور ٹرین کے ذریعے کراچی سے اسلام آباد روانہ ہو گئیں۔

اس وقت ان کے بچوں کی عمریں سات سال، پانچ سال اور چھ ماہ تھیں، عافیہ صدیقی راستے میں کسی جگہ بچوں سمیت غائب ہو گئیں، عافیہ صدیقی کی گمشدگی کے چندروز بعد ایک موٹر سائیکل سوار ان کی والدہ کے پاس آیا اور بتایا کہ عافیہ گرفتار ہو چکی ہیں اور اگر وہ اپنی بیٹی کی سلامتی چاہتی ہیں تو وہ خاموشی اختیار کر لیں۔

انہی دنوں پاکستان کی وزارت داخلہ کے ترجمان اور دو امریکی اہلکاروں نے صحافیوں کے سامنے اعتراف کیا کہ عافیہ صدیقی اور اس کے بچے ان کی حراست میں ہیں اور وہ ان سے تفتیش کر رہے ہیں ابھی اس اعتراف کو چند ہی روز گزرے تھے کہ وزارت داخلہ اور امریکی اہلکاروں نے اپنے بیان کی تردید کر دی، یوں عافیہ صدیقی اور ان کے بچے قصہ ماضی بن گئے۔

عافیہ صدیقی 3 / اگست 2008ء تک گوشہ گمنامی میں رہیں، 4 / اگست کو نومسلم صحافی ریڈلی نے اسلام آباد میں انکشاف کیا عافیہ صدیقی بگرام جیل میں قید ہے اور اس پر انسانیت سوز تشدد کیا جا رہا ہے، اسی دوران عافیہ کے سابق خاوند نے دعویٰ کیا ایف بی آئی 2001ء کے جن دنوں میں عافیہ کو لائبیریا میں ثابت کرتی رہی ہے عافیہ ان دنوں امریکا میں تھیں اور ان کے پاس تمام ثبوت موجود ہیں۔ ان کا کہنا تھا ''ممکن ہے القاعدہ نے عافیہ کی جعلی دستاویزات بنائی ہوں اور ان دستاویزات پر عافیہ کی جگہ کوئی دوسری خاتون سفر کرتی رہی ہو۔''

☆☆......☆☆